Registered.   L. No 89

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۷	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے	جلد ۳۷

مفید اور دلچسپ کتابیں اور ٹریکٹ

فوز العظیم } پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا با محاورہ ترجمہ جس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونے کی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا۔ قیمت ۴ر مجلد ۶ر

ستیارتھ پرکاش درپن } مصنفہ پادری جی ایل ٹھاکر داس اس میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرستی نے بائبل پر کئے ہیں مسیحی استادوں کے لئے بڑی قیمتی کتاب ہے۔ قیمت ۸ر مجلد ۱۲ر

گنجینہ اسلام } (رومن اردو) مصنفہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے مسیحی واعظوں اور علم الہی کے طالب علموں کیلئے بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر مجلد ۱۲ر

موازنہ مذاہب } (رومن اردو) ڈاکٹر ایس ایچ کیلاگ کے لیکچروں کا جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چندر بوس ایم۔ اے نے ترجمہ کیا ہے ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۱۸ر مجلد

گیت کی کتابیں

مولفہ پادری ای پی نیوٹن

سبد و غزلیں اردو۔ قیمت .... ۶ پائی

سبد و غزلیں گورمکھی قیمت ۹

سبد و غزلیں ناگری قیمت ۹

بیداری کی گیتیں۔ پچاس چنے ہوئے گیت (رومن اردو) ۱۲ا

رومن اردو گیت کی کتاب معہ راگ ۸ر

بڑے حروف ۱۲ر

چھوٹے حروف ۸ر

نوٹ۔ رومن سے اکی پہلی جو صرف مجوزہ ... کیلئے ...

ایک آنہ ٹریکٹ

بائبل اور سائنس۔ انگرسول کے اعتراضوں کا جواب

مرزا غلام احمد قادیانی

دین اسلام

رسالت المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا۔

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔

مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے

بندیگاہ میں داخل ہونا

خلاصہ تعلیم عیسوی

رسالہ توبہ ... مسیحیہ

ایک مجروح سپاہی

اے سب لوگو۔

معجزہ

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے

نوٹ۔ اکٹھے لینے والے کو ایک روپیہ میں سو ٹریکٹ دیئے جاوینگے

لیف لٹ

آپ کو مژدہ ہو۔

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا ہے؟

خدا سے میل

فقط ایمان لاؤ

نوٹ۔ لیف لٹ فی سینکڑہ ۸ر محصول ڈاک

سنے کا پتہ

تمام کتابیں ریلیجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شایع کی گئی ہیں ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب العلم کو ہر ایک استاد کو بلکہ ہر ایک کو جو اُردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا چاہئے ÷

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے کے فواید بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں حفظان صحت کی ترقی کیلئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے قیمت ا ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار۔ گورنمنٹ کا فرض تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ۔ بابو ایس پی چٹرجی۔ سر جان لنکلیر کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ا ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں۔ صنعت جوٹ۔ بافندگی ریشم کی پیداوار۔ سوتا غی۔ لوہے کے کارخانوں۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر جے۔ این ٹاٹا حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی سر جمشید جی جی جی بھائے کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۲ ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب

تمہید کے بعد اُن اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور شرادھوں کے موقعہ پر فضول خرچی مقروض ہونے کی طرف میلان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں روپیہ کو منافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا۔ نامناسب خیرات۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپرواہی کی شادی۔ افیون گانجہ اور شراب قیمت ا ر

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے مل

متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے قیمت ۵ ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی پوکیس پاک دامنی ٹیمپرنس۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کر کے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۴ ر

دلچسپ کہانیاں

رام پال سنگھ	اردو ۴ ر	رومن	۸ ر
چندر سیلا	"		۲ ر
چندر سیلا		مجلد	۶ ر
عزت بیٹال	"	۳ ر	۵ ر
عزت بیٹال			۸ ر
تلاش حق	"		۳ ر
تلاش حق	"		۶ ر
شریف بیبیاں	"		۳ ر
شریف بیبیاں	"		۶ ر
حالات جاپان	"	۳ ر	۸ ر
دولت لازوال	"		۳ ر
دولت لازوال			" ۵ ر

متفرق کتابیں

اسنیڈ با تصویر	نیا ایڈیشن	۴ ر
مسیح کی تعلیم	اردو	۴ ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۸ ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۱۲ ر
ہدایت تیمار داراں		۶ ر
کشف الحقائق		۸ ر
رسالہ شادی		ا ر
آواگون یا آئیندہ زندگی		۲ ر
وشنو کے دس اوتار		۲ ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ ر
ویدک تصنیفات		ا ر

تمام کتابیں پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۲ فروری ۱۹۰۹ء

امریکہ کے ارب پتی رئیس مسٹر راک فیلر کی فیاضی سے طبی تحقیقات کے لئے مسٹر راک فیلر کے نام سے ایک کالج بنایا گیا ہے۔ اس کالج میں ایک نئی قسم کے علاج کا تجربہ کرتے ہوئے صدہا ناممکن العلاج انسانوں نے صحت حاصل کی ہے۔ ان میں سے ایک واقعہ کی خبر مسٹر راک فیلر نے خود ہی ایک رسالہ بنام ورلڈز ورک میں دی ہے۔ اس کالج میں ایک جوان ڈاکٹر نے چند روز تک اس قسم کے علاج کا مشاہدہ کیا تھا اور ڈاکٹر کیرل کی سرجری کے نو ایجاد طریقوں کا معتقد ہو گیا تھا۔ گذشتہ مارچ میں اس نوجوان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا لیکن پیدا ہوتے ہی بیمار ہو گیا۔ مرض یہ تھا کہ خون کی شریانوں سے اندر ہی اندر خون جسم کے ریشوں میں چلا جاتا تھا۔ اور یہ بطور پیدا ہو گیا تھا۔ بیشمار بچے اس مرض میں روز مرتے ہیں۔ جب بچہ پانچ روز کا ہوا تو نزع کی حالت طاری ہوئی۔ تمام ڈاکٹروں نے اُس کو ناقابل علاج قرار دیا۔ لیکن لڑکے کے والد نے ڈاکٹر کیرل کو طلب کیا کہ اپنے جدید طریق علاج کا تجربہ کرے۔

اُس نوجوان ڈاکٹر نے جو بچہ کا باپ تھا کہا کہ میں خود اپنا خون دینے کو تیار ہوں شاید وہ بچ جاوے۔ مشکل یہ تھی کہ اس قدر چھوٹے بچے کی شریانیں ایسی چھوٹی ہوتی ہیں کہ جوان آدمی کی شریان سے اس کا منہ ملایا نہیں جا سکتا۔ بچوں میں ٹانگ کے پیچھے صرف ایک شریان بڑی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نے اُس شریان کو کھولا۔ لیکن اُس نے کہا کہ بچہ مر گیا ہے۔ اس میں زندگی کی کوئی علامت باقی نہیں رہی۔ تجربہ کرنا فضول ہے مگر بچہ کے والد نے ضد کی کہ تجربہ ضرور کرنا چاہئے۔ چنانچہ نوجوان ڈاکٹر کی کلائی کی شریان کھولی گئی اور اُس کو چھ انچ تک باہر نکال لیا تاکہ بچہ کی شریان سے جوڑی جا سکے۔ یہ کام بڑا ہی دشوار تھا کیونکہ بچہ کی شریان دیا سلائی کے برابر ہوتی ہے اور کاغذ کی طرح پتلی اس لئے اس کے والد کی اور اس کی شریان کو منہ ملانا ناممکن کے قریب تھا۔ لیکن ڈاکٹر کیرل نے نوجوان ڈاکٹر کی شریان کا منہ تنگ کر کے دونوں شریانوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد خدا کی قدرت کا ایک نادر کرشمہ ظہور میں آیا جس پر تمام ڈاکٹر حیران تھے اور اس کو سرجری کی تاریخ میں عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں۔ باپ کی شریان سے خون بچہ کی شریان میں داخل ہونا شروع ہوا اور جس وقت ایک منٹ کے قریب خون داخل ہو چکا تو عمل بند کر دیا گیا۔ بچہ میں زندگی کی کچھ کچھ علامتیں نمودار ہونی شروع ہوئیں۔ سب سے پہلی علامت یہ تھی کہ ایک کان کے اوپر والے حصے پر ہلکی سی گلابی رنگت ظاہر ہوئی۔ اس کے بعد ہونٹوں پر جو بالکل نیلے پڑ گئے تھے سرخی نمودار ہوئی اور بعد ازاں تمام جسم پر پختہ گلابی رنگت ظاہر ہوئی اور بچہ نے زور شور سے رونا شروع کیا۔ بیس منٹ کے عمل جراحی کے بعد باپ بیٹا جدا کر دئے گئے۔ بچہ بھوک سے بیتاب تھا علاوہ حلق سپید کر رہا تھا۔ اُس کو دودھ پلایا گیا اور اُس کے بعد سے وہ باقاعدہ دودھ پینے اور سونے لگا اور بالکل تندرست ہو گیا۔

سرجری کے متعلق مذکورہ بالا عجیب قسم کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں سرجری کی ایک اور کامیابی کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہمارے ایک دوست نے جو امریکہ تشریف لے گئے تھے دیکھا کہ امریکہ کے ایک فائر برگیڈ (یہ ایک انجمن ہوتی ہے جس کا مقصد ہوتا ہے کہ جہاں کہیں آگ لگ جاوے وہاں کے باشندوں کی مدد کریں) کا ایک ممبر جس نے ایک گھرانے کو آگ سے بچانے میں غیر معمولی جرات اور دلیری ظاہر کی تھی اُس کے جسم کا بڑا حصہ جل گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ اس شخص کی جان کو بچانے کا صرف ایک ہی علاج ہو اور وہ یہ ہے کہ زندہ شخص کا چمڑا اُس کے زخم پر لگایا جاوے۔ زخم اتنا بڑا تھا کہ کتاب کے ایک صفحہ کے برابر زندہ چمڑے کی ضرورت تھی۔ اس انجمن کے دیگر ممبروں نے اپنے تئیں والنٹیر کیا کہ اُن میں سے ہر ایک کے بدن سے تھوڑا تھوڑا چمڑہ کاٹ لیا جاوے۔ ایک سو چالیس ممبروں کے بدن سے چمڑا کاٹ کاٹ کر اُس کے زخم پر لگایا گیا۔ اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

بیٹے کے خون سے بچے کا تندرست ہونا اور دوسروں کے زندہ چمڑے کے لگانے سے جلے ہوئے زخم کے اچھا ہو جانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی آدم ایک دوسرے کے عضو اور ایک دوسرے کے محتاج اور ایک دوسرے کے فعلوں کے بھلے اور بُرے اثر کے ذمہ وار ہیں۔ ایسے حالات کی روشنی میں جہاں بنی آدم کا باہمی ایسا گہرا تعلق ظاہر ہوتا ہے وہاں انسان کے آدم کے گناہ سے گنہگار ہونے اور مسیح کے بنی آدم کیلئے جان دیکر نجات حاصل کرنے کی تجویز کیسی صاف اور واضح ہو جاتی ہے۔

بوسٹن واقعہ ملک امریکہ میں علم الٰہی کے مدرسوں اور سنڈے سکول کے نزدیکی رشتہ کو قائم کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دور دور کے مشہور دینی معلم اور ہادی اکٹھے ہوئے۔ ان میں سے میتھوڈسٹ اپسکوپل چرچ کے ایک بشپ بنام ڈانیل گڈسیل بھی تھے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ میں بیس برس تک پاسبان رہ چکا ہوں۔ اور اب تیس برسوں سے پاسبانوں کا پاسبان ہوں۔ اتنے برسوں کے بعد بھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں ان بڑے فائدوں کا ذکر کروں جو بچپن میں خدا کے کلام کے حفظ کرنے سے مجھے حاصل ہوئے ہیں۔ میں اس کلام کے لئے جو آج سے ساٹھ برس پیشتر سیکھا شکرگزار ہوں۔ ممکن ہے کہ اس وقت جب میں نے ان آیات کو یاد کیا تھا اُس کے پورے معنے اور مطلب کو نہ سمجھا ہو اور ایسا ہی ہوا ہوگا لیکن وہ ایک بیج کی مانند میری دل کی مند زمین میں بویا گیا تھا۔ جو میری بعد کی زندگی میں آفتاب صداقت کی کرنوں سے گرمی پاکر اُگا۔ پھولا اور پھیلتا رہا ہے۔"

بشپ صاحب کا یہ تجربہ بالکل سچ ہے مسیحی والدینوں اور اُستادوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ اُن کے بچے اور شاگرد کم از کم ہفتہ میں ایک آیت ضرور حفظ کیا کریں بچپن کی یاد کی ہوئی آیتوں اور کلام کا اثر انسان کی زندگی کے آخر تک قایم رہتا ہے اور وقت پر بہت ہی مدد دیتا ہے۔

پنجاب سنڈے سکول یونین کی سالانہ کنونشن اِس سال نولکھا چرچ لاہور میں ۹ سے ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء تک منعقد ہوگی۔ مضامین جن پر وعظ دیئے جاویں گے دلچسپ اور مفید معلوم ہوتے ہیں۔ وائیلی میموریل کے مقابلے کے لئے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کا نظر ثانی کا سبق مقرر کیا گیا ہے۔ پچھلے سال کی طرح اس سبق پر سب سے اچھی اور پُر مطلب و نصیحت تصویر بنانے کے لئے اول اور دوم کو انعام دیئے جاوینگے جن کی قیمت صہ اور ے روپیہ ہوگی۔ کھانے اور رہائش کے لئے یورومینوں سے عہ اور ہندوستانیوں سے ۱۰ اور محض رہائش کے لئے ۲ روپیہ لیا جاویگا۔ کھانے اور رہائش کے انتظام کے لئے مس ہیلی زنانہ۔ بی۔ ایم مشن لاہور نولکھا کو ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۹ء سے پیشتر لکھنا چاہئے۔

دیہات میں مسیحی جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ نو مریدوں کے بچوں کو تعلیم دینے کے لئے بورڈنگ ہوسٹل کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے مسیحی مشنوں کے کام کی کامیابی کا انحصار بہت کچھ اُس انتظام پر ہے۔ جو دیہات کے غریب مسیحیوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کی نسبت کیا جاتا ہے میتھوڈسٹ مشن کی کامیابی کا بھید اسی میں ہے کہ وہ مسیحیوں کے بچوں کی تعلیم کا بڑا فکر کرتی ہے۔ اس مشن کے متعلق جگہ بجگہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بورڈنگ سکول موجود ہیں اور جہاں تک ہو سکتا ہے وہ بچوں کو اُن بورڈنگ سکولوں میں لا کر دینی اور دنیوی تعلیم دیتے ہیں۔ کام کی ترقی کے ساتھ ساتھ۔ یہ بورڈنگ سکول بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ مثلاً مظفرنگر کے ضلع میں اس مشن کے کام کی ایسی ترقی ہوئی کہ لڑکوں کا بورڈنگ یہاں تک بھر گیا کہ منتظم حیران تھے کہ کیا کریں لیکن خدا کے عجیب انتظام سے میتھوڈسٹ مشن کے بشپ وارن صاحب نے جو پچھلے دنوں امریکہ میں تھے نیویارک بے مینس سوسائٹی کی جماعت کے سامنے اس سکول کا ذکر کیا جس کا نیک نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں نے بارہ سو ڈالر سکول کے لئے بھیج دیئے جس سے سکول کے لئے جلد نئی عمارت تعمیر کی جاوے گی اُمید ہے کہ میتھوڈسٹ مشن کی طرح دیگر مشن بھی جلد اس کی ضرورت سمجھکر بورڈنگ سکول قایم کرنے کی کوشش کریں گے+

منصوری یونین چرچ کے پاسبان پادری ٹی ایف۔ جے ہیلوز تقریباً ایک ہفتے تک لودیانہ کی کلیسیا کے فائدے کے لئے گرجے میں روز بروز روحانی مضامین پر وعظ دیتے رہے وعظ نہایت ہی ضروری اور مفید تھے جہاں تک ممکن تھا انہوں نے خدا کے کلام کو بڑی صفائی اور دیانت داری سے پیش کیا یقین ہے کہ ان وعظوں سے لودیانہ کی جماعت کو بہت فایدہ حاصل ہوا ہے اُن کے علاوہ میڈیکل سکول میں ایک دو دفعہ اور بوائز بورڈنگ سکول میں روز روز وعظ ہوتے رہے اُمید ہے کہ میڈیکل سکول کی لڑکیوں اور بورڈنگ سکولوں کے لڑکوں کو خاص طور پر بہت فایدہ پہنچا ہو+

غیر مسیحیوں کے لئے ۲۸ کو شہر کے مشن اسکول کے ہال میں لیکچر کا بندوبست کیا گیا سکول کے طالب علموں کے علاوہ شہر کے بہت سے تعلیم یافتہ روز بروز لیکچر سننے کے لئے تشریف لاتے رہے لیکچر کے مضامین بہت ضروری اور مفید تھے مثلاً (۱) انکوجل وہو کہا دینے والا اور برباد کرنیوالا (۲) پاکیزگی خیال۔ کلام و عمل میں (۳) غلبۂ گناہ پر اس کی مختلف صورتیں اور شکلوں میں۔ (۴) اعلیٰ محبت جو خدا نے یسوع مسیح میں ظاہر کی ہو (۵) گناہ کی معافی حاضرین نے ان لیکچروں کو بڑی توجہ سے سنا اور بہت فائدہ اُٹھایا۔

یہاں سے پادری صاحب جالندھر تشریف لے گئے ہیں اُمید ہے کہ وہاں کی کلیسیا اور شہر کے تعلیم یافتہ اُن سے بڑا فایدہ اُٹھائینگے+

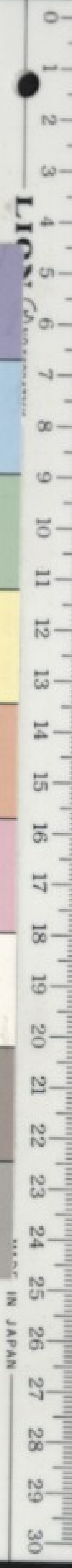
پنجاب مشن متعلقہ پریسبیٹرین کلیسیاء متحدہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے کام کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۰۸ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مشن کے متعلق پنجاب میں ۵ اسٹیشن ہیں جن کے ماتحت ۴۷ آؤٹ سٹیشن اور عبادت خانہ ہیں۔ ولایتی مشنری جن میں مشنریوں کی بیویاں اور مس صاحبان بھی شامل ہیں ۴۵ اور ہندوستانی خادم الدین ۳۰ اور دیگر کارندے ۲۵۳ ہیں۔ مسیحیوں کی تعداد ۱۳۰۹۲۵ سال بھر میں ۹۶۲ شخاص کو بپتسمہ دیا گیا۔ ۱۰۰۹ اشخاص کلیسیا میں شامل ہونے کیلئے اور ۴۰ خادم الدین کا کام کرنے کیلئے تعلیم پا رہے ہیں۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن تمام علاقوں میں جہاں پنجاب مشن کام کر رہا ہو سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق کل مسیحیوں کی تعداد ۳۳۴۹۰ تھی جس میں ہندوستانی مسیحیوں کے علاوہ یورپین اور یوریشین بھی شامل ہیں اور کل آبادی ۵۷۹۴۹۷۷ ہو۔ اگر فی لاکھ آدمیوں کی آبادی کے لئے ایک مشنری دو مس صاحبان اور دو اسسٹنٹ یا ہندوستانی خادم الدین اور ۲۰ استاد مقرر کئے جاویں تو مشنریوں اور ہندوستانی مشنریوں کی تعداد موجودہ سے تین گنی اور اُستادوں کی پانچ گنی کرنی چاہیے+

سررشتہ ڈاک کے لئے عظیم قیمتوں کے ٹکٹ بھی نافذ کریگی۔ ۱۵ اور ۲۵ روپیہ کا فی ٹکٹ ہوگا+

ضرورت

ایس۔ پی۔ جی انگلیکن چرچ مشن انڈسٹریل سکول گوڑگاؤں کے درزی خانہ کیلئے ایک اُستاد کی ضرورت ہو مسیحی کو ترجیح دیجائیگی جو کوئی اس نوکری کا خواہاں ہو تو معرفت اسلاد پادری ایس۔ ایس آلنٹ صاحب ایس۔ پی۔ جی انگلیکن چرچ مشن دہلی کے پاس عرضی بھیجدیں+





سلطان

باب سوئم

اخلاق احمدی

سلطان۔(لچھمن سے مخاطب ہوکر) اے بھائی اب کاہیکو بوتا ہو۔ رام کو پکارنے سے کیا فائدہ یہ سُننے والے نہیں ہیں۔ تمہیں بھی ذرا سوچ سمجھکر بولنا چاہئے تھا۔ اچھے سیر کرنے کو آئے عیش ہی منغص کردیا۔ اچھا بھائی محمود میری صلاح ہو کہ اب تو اس کو معاف کردو۔ آئندہ یہ ایسی حرکت نہ کریگا۔ اگر کرے تو جو چاہو سزا دینا +

محمود۔ اگر تم ساتھ نہ ہوتے۔ تو ابتک لچھمن خاک وخون میں غلطاں ہوتا۔ یہ بھی کوئی عنایت ایزدی تھی جو تم ساتھ تھے۔ ورنہ اس کا کام تمام ہو جاتا +

لچھمن۔ تم بھی پھانسی پا لیتے۔ بادشاہ دہلی کا راج (اندھیر نگری چوپٹ راج) تھوڑا ہی ہو۔ کہ جو چاہو کرو کوئی نہ پوچھیگا۔ عدل وانصاف کی سلطنت ہو۔ یہاں۔

محمود۔ تو کیا ایسا کام کرکے پھانسی پانا افسوس کا باعث ہوتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ عین راحت شہیدوں میں نام ہوتا۔ خدا کے فرشتے میری روح کو بڑی عزت وتوقیر سے لینے آتے پھانسی میرے واسطے زینہ جنت ہوتا۔ حوران جنت میرے استقبال کو آتیں۔ واللہ تم کو مار کر ثواب حاصل کرتا +

راوی۔ یہہ سُنکر لچھمن کے کان کھڑے ہوگئے۔ محمود کی ان باتوں سے اُسکا آدھا خون خشک ہوگیا۔ تصویر ساحیران کھڑا منہہ دیکھا کیا +

لچھمن۔ میں ایسے خونخواروں کی دوستی سے باز آیا۔ مجھے اگر پہلے ایسا معلوم ہوتا۔ تو کبھی تمہارے سایہ میں بھی نہ آتا۔ میں نے تو فقط جھوٹا ہی کہا تھا جس پر آپ کو ایسا غصہ آیا۔ اجی تو آپ خود ہی اپنی ہی زبان سے خونی بنتے ہیں۔ آدمی کا خون کرنا یہ بھی اچھی شہادت ہو۔

محمود۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں فرمایا ہو کہ کافروں کو قتل کرو۔ اگر کلمہ پڑھیں۔ تو معاف کرو۔ چونکہ تم کافر ہو۔ لائق کشتنی وگردن زدنی ہو۔ تمہارا مارنا ثواب اور عین مرضی الٰہی کے مطابق ہو +

لچھمن۔ کہ جو خدا ایسے جبریہ ایمان کا خواہاں اور قتال وجدال کو روا رکھے۔ اُسے کیا کہنا چاہئے۔ اس سے تو عیسائیوں ہی کا خدا قابل عزت اور لایق عبادت ہو جسکا یہہ سُنہلا فرمان ہو کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ جو تم سے کینہ رکھیں اُن کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں۔ اُن کے لئے برکت چاہو۔ کہاں دشمنوں کو پیار کرنا۔ کہاں اپنے ہمجنسوں کا قتل۔ اور اُس کو خدا کی مرضی سمجھنا۔ کجا رام۔ رام۔ کجا ٹیں ٹیں +

محمود۔ بیشک اپنے اپنے موقعہ پر سب باتیں ٹھیک ہیں۔ عیسائیوں نے یہہ باتیں کہاں سے لیں۔ انہوں نے یہہ اخلاق اور نرمی محمدیوں ہی سے سیکھے ہیں۔ کیوں بھائی سلطان +

سلطان۔ نہیں ایسا نہیں۔ آپ غلطی کرتے ہیں۔ اول انجیل شریف ہو۔ بعدہٗ قرآن لہذا انجیل کی بات پہلی سمجھنی چاہئے۔ عیسائیوں نے تو نہیں لیکن اگر۔ یہ کہا جاوے۔ کہ محمدیوں نے مسیحیوں سے سیکھا۔ تو بیجا نہ ہوگا عیسائی محمد صاحب سے پہلے ہیں۔ اور محمدیوں کے اُستاد بھی مسیحی تھے۔

محمود۔ اچھا صاحب آپ اس ہندو کا ساتھ دینے لگے معلوم شد۔ آپ بھی کوئی دن کے مہمان ہیں۔

سلطان۔ مجھہ پر تو عنایت ہی رکھئے۔ میں نے کچھ کہا نہیں۔ نیز ایک واقعی امر کے کہنے میں کچھ عیب بھی نہیں۔ آپ کو لفظی تکرار کا مرض ہو۔ آدمیت کے ساتھہ علم وتواریخ سے میرے ساتھ بحث کرلیں۔ یہہ تو آپ کو خوب معلوم ہو کہ میں بھی مسلمان ہوں۔ اور متعصب کشمیری مسلمان۔ مگر یہہ مجھسے بعید ہو کہ خواہ نخواہ کسی خلاف واقعہ کو سچ مان لو۔ ایسے تعصب کو میں گناہ سمجھتا ہوں۔ اگر کسی غلطی کو علم تاریخ سے درست کیا تو اس میں کونسی خطا ہوگئی۔ جو مجھ پر آنکھیں نکالنے لگے +

محمود۔ مسلمان ہو؟ بھلا کلمہ تو پڑھو۔

سلطان۔ یونہی بیفائدہ۔ کیا آپ کو میرے اسلام پر شک ہو میں مسلمان۔ میرا باپ مسلمان۔ دادا غرض سات پشتوں تک مسلمان +

محمود۔ آگے اگر شک تھا۔ تو اب شک کی بھی گنجائش نہ رہی۔ آپ کے آبا واجداد کے اسلام پر کسکو شک ہو۔ وہ کچھ مشن سکولوں کے تعلیم یافتہ تھوڑے ہی تھے۔ مسجدوں کے تنکے چنا کرتے تھے۔ قرآن پڑھتے۔ نماز وروزہ میں مشغول رہتے۔ لیکن انکو

رنگ بدلا نظر آتا ہو ہوا کا مجھکو + کوئی تازہ گل اس باغ میں خسران کا

تعجب ہو کہ آپ کو کلمہ پڑھنے سے انکار ہو۔ حالانکہ کلمہ مسلمان کا ایمان ہو جسکا ہروقت زبان پر رہنا شرط اسلام ہو۔ باوجود اس انکار کے آپ اسلام کے مدعی ہیں +

سلطان۔ اچھے رہے ایسا ہوگا ایمان نام کے مسلمانوں کا ہوگا۔ جو دین کی نسبت تو خاک نہیں جانتے۔ بات بات پر قسم کھاتے۔ خدا اور رسول کو شاہد لاتے۔ کلمہ پڑھتے جھوٹ بولتے۔ ایسا تو اس بندے سے ہونے سے رہا۔ البتہ اگر قرآن مجید میں ایسا حکم ہو۔ تو بات دیگر ہو۔ مگر قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت مرقوم ہو کہ وہ پیغمبر خدا تھے۔ بلکہ کلیم اللہ۔ ایسا اعلےٰ درجہ کسی نبی اور پیغمبر کو کب عطا ہوا ہو۔ توریت آپ کی کتاب ہو۔ جو منجانب اللہ نازل ہوئی۔ قرآن اُس کے منجانب اللہ ہونے پر شاہد ہو۔ اُسی توریت میں اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہو کہ سن لے۔ اے اسرائیل تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے کیونکہ جو اُسکا نام بیفائدہ لیتا ہو۔ خداوند اُسے بیگناہ نہ ٹھہراویگا۔ اگر قرآن کی گواہی

سچ مان لیجاوے۔ تو توریت کے کلام آلہی ہونے پر کسی کافر مشرک۔ مرتد ہی کو شک ہوگا۔ لیکن جبکہ ہم کو قرآن کی گواہی پر پورا اعتبار ہو۔ تو کیوں نہ توریت کی وہ سب باتیں مانیں جو اخلاق اور روح کے درست کرنے والی ہیں۔ اُس غیور ذوالجلال خدائے قادر کا نام بے فائدہ لینا سخت گستاخی ہو۔ آپ اسکو بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں۔ بھلا اسطرح آپ ہی اپنے ابا جان کا نام لیویں۔ دیکھیں آپ کو یا سننے والوں کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہو۔ میں تو کبھی اپنے والد بزرگوار کا نام بغیر ضرورت کے زبان پر نہیں لاتا۔ تو اب انصاف آپ کے ذمہ ہو کہ بے سبب کیونکر کلمہ پاک زبان سے نکالوں۔ کہ جس میں اُس باری تعالےٰ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کا اسم اعظم دوبار آتا ہو۔ کیوں اب آپ کے خیال شریف میں آیا کہ میں نے کلمہ پڑھنے میں کیوں تاخیر کی +

محمود۔ واہ آج تو آپ بھی پادریوں کے چچا نکلے۔ وہ بھی بولتے بولتے دم لیتے ہیں۔ مگر آپ تو ایک دم میں قرآن اور توریت کو سمیٹ گئے۔ خیر مجھے بحث سے کچھ غرض نہیں۔ اِلّا یاد رہے۔ کہ تمہارے والد سے تنا ضرور کہدونگا۔ کہ اسکو سنبھال لو۔ ورنہ یہ چلا۔ دین دنیا کے کام کا نہ رہیگا۔

سلطان۔ آپ پیشتر بھی ایسا فقرہ فرما چکے ہیں۔ کہ یہہ کوئی دنکا مہمان ہو۔ اور اب آپ فرماتے ہیں کہ دین دنیا کا نہ رہیگا۔ یہ بھید میری سمجھ میں نہ آیا۔ بھلا لچھمن تو آریا ہوگیا۔ میں تو وہی ہوں۔ جو تھا۔ آپ نے میری نسبت کیا سمجھ رکھا ہو۔

محمود۔ جوانی دیوانی سوات خطاست مجھے کامل یقین ہو۔ کہ تم عیسائی ہوجاؤ گے۔ سبب تو میں تمہارے عیسائی ہونے کا سمجھ گیا۔ سو تمہارے ابا جان سے کہدونگا۔ وہ تم کو ان خیالات کا مزہ چکھا دینگے۔ دیکھیں وہاں بھی کلمہ پڑھتے ہو یا نہیں۔

سلطان۔ اور یہاں میں نے کلمہ پڑھنے سے کب انکار کیا۔ صرف خدا کا نام بیفائدہ لینے سے ڈرتا ہوں۔ اور عیسائی ہونے کی آپ نے اچھی کہی۔ یہ آپ کا صرف حسن ظن ہو۔ کیونکہ ہنوز میں نے اسبات کا فیصلہ نہیں کیا۔ ہاں یار سبب کیا ہو جس کے لئے آپ سمجھتے ہیں کہ میں عیسائی ہوجاؤنگا۔ اگر دوست ہو تو وہ بھی بتلا دو۔ آپ نے میرے والد سے تو کہنا ہی ہو۔ نہ میرے نہ کسی دوسرے کے منع کئے آپ رکینگے۔ میں بھی تو جان لوں +

محمود۔ یکہ شد دو شد۔ آگے تو مجھے صرف شبہ تھا۔ لیکن اب پورا یقین ہوگیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ اسلام سے گویا منکر ہوچکے ہیں مسیحیت پر ایمان قائم ہوچکا ہو صرف بپتسما پانا باقی ہو۔ دوست ہو کیا یاد کروگے۔ آپ کے عیسائی ہونے کا سبب کوئی دین کی بھلائی برائی نہیں۔ ابھی آپ دین کو سمجھتے ہی کیا ہیں۔ آپ کو شادی کا شوق ہو۔ اور چونکہ آپ کے والد نے ابھی تک آپ کی شادی نہیں کی آپ عیسائی ہوکر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کیوں نہ ہوگے کیسی دلکی تہائی تاڑ جاتے ہیں تاڑنیوالے +

راوی۔ یہہ آخری فقرہ سنکر سلطان اور لچھمن بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے

سلطان۔ واہ استاد۔ ذرا اسکو تو لانا۔ دور کی خبر لاتے ہو۔ سچ سچ بتانا یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا۔

لچھمن۔ معلوم انکو کیسے ہوتا ہو۔ اُن کا اپنا دل خود ایک گھنگھنی کرانی کی لڑکی پر آیا ہوا ہو کئی بار میں نے دیکھا۔ اُس لڑکی کے بھائی الفرڈ کے ساتھ انکا یارانہ بھی ہو۔ اکثر اسکے ساتھ اُن کے گھر بھی جاتے ہیں۔ سلطان آپ نے بھی تو وہ لڑکی دیکھی ہوگی۔

سلطان۔ گوری گوری سی ہو ناں۔ بھاری گالوں والی ٹھنگنا سا قد بڑی بڑی آنکھیں۔ ذرا شوخ اور چلبلی ہو۔ ہر ایک کو دیکھکر مسکرا دیا کرتی ہو +

لچھمن۔ ہاں ہاں وہی۔ نام معلوم نہیں کہ اُسکا کیا ہو۔ کچھ بھلا سا نام ہو +

محمود۔ الیزا اسکا نام ہو۔ یہہ تمہارا بیہودہ خیال ہو۔ کیا میری شادی نہیں ہوچکی۔ جو میں ایک چمار لڑکی کے پیچھے دین ایمان برباد کروں۔ لاحول ولا +

سلطان۔ جی ہاں اب لاحول پڑھو گے ناں۔ اگر تمہارا خیال نہیں تو نام کیسے معلوم ہوا۔ تم سے تو کسی نے پوچھا بھی نہ تھا۔ سچ ہو۔ جو کچھ دل میں ہوتا ہو۔ باہر آتا ہو دین ایمان کی بھلی کہی۔ بُرا نہ مانتا میں بھی مسلمان ہوں۔ چار عورتیں تو شرعی جائز ہیں۔ ناجائز جتنی چاہو۔ کیا ممانعت ہو۔ انکا نام لونڈیاں رکھ لیا۔ سلطان روم جب تخت سے معزول ہوئے۔ اور قسطنطنیہ سے جلاوطن کئے گئے۔ تو اُن کی بیگمات سے ۷۰ کشتیاں بھری تھیں۔ جو تم نے دو کر لیں تو کونسا گناہ کیا۔ آخر مسلمان ہو سُنت نبوی ہو۔

لچھمن۔ دوسروں پر چھبٹ طعنہ دیدیا۔ اور سر کاٹنے کو تیار۔ دیکھ تو آج ہی تیرے باپ سے نہ کہا تو مجھے کہنا۔ واہ جناب۔ خود ذات شریف تو دن رات اُنکے گھر میں گھسے رہتے ہیں۔ اب ہم نے جو نام لیا۔ تو انکو چمار بتلاتے۔ خواہ مبیوں دفعہ اُس پریزو کے ہاتھ سے لیکر کھا آئے ہوں +

سلطان۔ اجی جناب اب وہ چمار کہاں رہے۔ چمار تو تب تھے۔ جب چماروں کا کام کرتے تھے۔ اب تو عیسائی ہیں۔ اور عیسائی ہوئے بھی برسوں گذر گئے۔ ابھی تک چماریت اُن کے ساتھ ہی لگی رہی؟ اب تو وہ اہل کتاب ہیں۔ اور اہل کتاب کے ساتھ کھانا پینا بیاہ شادی جائز ہو۔ اگر آپ نے کھا پیا تو کوئی گناہ نہیں کیا۔ قرآن شریف میں آیا ہو۔ شروع سورہ مائدہ۔ الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم آج کے دن حلال ہوئیں تمہارے لئے سب پاک چیزیں۔ اور کتاب والوں کا کھانا تم کو حلال ہو۔ اور تمہارا کھانا اُن کو +

نیز جیسا آپکا منشا ہو اگر آپ اُس سے شادی کریں۔ تاہم خلاف شرع نہیں +



مراسلات

ڈاکٹر دتا
اور
مسٹر وارث الدین کا سفر یورپ

۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء میں مینچسٹر میں تھا

یہاں ایک پادری صاحب اور انکی میم صاحبہ ہیں جن کو خدا نے ایک سخت بیماری سے صرف دعا کے ذریعہ شفا بخشی تھی . . . . اس کے متعلق خدا نے اُن کو بڑا ایمان بخشا ہے ۔ مجھے حیرت ہے کہ کیوں آج کل ہمارے مسیحی بھائی دعا کی تاثیر پر شک کرتے ہیں کیا خداوند کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا کیا اب اُس میں اچھا کرنے کی طاقت نہیں کیا ایمان داروں کی دعا میں تاثیر نہیں ہے البتہ خداوند نے فرمایا ہے کہ اگر شک نہ کرو ۔ بلکہ یقین رکھو کہ جو تم نے مانگا ہے ۔ مل گیا ہے ۔ تو پاؤ گے ۔ یہاں کے لوگوں کو بہت شوق ہے کہ اُن کو ہندوستان کے مشن کا حال سنایا جاوے ۔ چنانچہ بہت جگہ مجھ کو سنانا پڑا ۔ یہاں ایک جگہ میں نے چندہ کا بڑا عجیب بکس دیکھا ۔ جس پر ایک حبشی کی تصویر تھی ۔ جب اُس میں کوئی شخص چندہ ڈالتا ہو تو حبشی جھک کر سلام کرتا ہے ۔ . . . .

. . . . . . ۔ مانچسٹر میں باقاعدہ ۳۲ پادری ہیں ۔ میونسپل کمیٹی کی طرف سے جو کفن دفن کے امام ہیں ۔ ہر ہفتہ ایک پادری کی باری ہوتی ہے کہ مردوں کا دفن کرے ہر روز ایک بجے سے تین بجے تک دفن کا وقت ہے ۔ بغیر فیس کے کوئی مردہ دفن نہیں کیا جاتا ۔ اگر مقررہ وقت کے علاوہ کوئی اپنے مردہ کو دفن کروانا چاہے تو زیادہ فیس دینی پڑتی ہے ۔ تمام فیس میونسپل کمیٹی کے خزانہ میں داخل کی جاتی ہے ۔ کیسی حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ جو ململ مینچسٹر سے ہندوستان میں آتی ہے اور دو گز سے ۸ گز فی روپیہ بکتی ہے میں نے پگڑی کے واسطے ململ لینی تھی جو سب سے سستی ململ مجھے وہاں ملی وہ چار کی آٹھ گز تھی ۔

جب میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزدوروں نے سٹرائک کیا ہوا ہے ۔ کارخانے بند ہیں ۔ کئی لاکھ آدمی بیکار اور آوارہ پھر رہے ہیں ۔ میں کمانڈر مری صاحب کے گھر میں ٹھہرا اس گھر میں مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی مسٹر مری خدا دوست ہے حنوک کی طرح خدا کے ساتھ ساتھ چلتا ہے ۔ ہر ایک بات خدا سے پوچھ کر کرتا ہے ۔ جب میرا اُن کے گھر میں جانے کا بندوبست ہوا تو انہوں نے جواب لکھا کہ میں خدا سے پوچھونگا کہ وارث الدین میرے گھر میں آوے یا نہیں اگر خداوند نے اجازت دی تو میں بلاؤں گا چنانچہ اجازت حاصل کر کے مجھے بڑی خوشی سے اپنے گھر میں قبول کیا ۔ کمانڈر صاحب جنگی جہازی بیڑے کے افسر تھے جن کے اختیار میں قریب پچاس جنگی جہاز تھے ۔ اب پنشنر ہیں ۔ اُن کے گھر میں بہت ہتھیار ہیں ۔ اُنہوں نے مجھے ایک تلوار دکھا کر کہا کہ یہ تلوار واجد علی شاہ نواب لکھنؤ کی ہے . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . ۔ شروزبری میں مشنری میل تھا ۔ اسلئے مجھے یہاں دن میں ۳ دفعہ مشنری حالات پر لکچر دینا پڑا ۔ یہاں شراب خانے بکثرت ہیں ۔ اس شہر میں پچاس سے زیادہ شراب خانے ہیں ۔ مجھے ایک لیڈی نے کہا کہ . . . . . . صاحب کی میم صاحبہ بہت شراب پیتی ہے ۔ دن بھر شراب خانوں میں ماری پھرتی ہے ۔ اکثر اُس کو اپنے بدن کی ہوش بھی نہیں ہوتی ۔ اس کی وجہ سے اُس کے خاوند کی نوکری بھی چھوٹ گئی ہے ۔ اُس کے واسطے دعا کرو ۔ چنانچہ میں اور مری صاحب اُس . . . . کے گھر گئے ۔ معلوم ہوا کہ مسز . . . کہیں شراب خانوں میں ماری پھر رہی ہے ۔

میں نے اوپر بیان کیا کہ مینچسٹر میں سخت سٹرائک ہو ۔ ۵ لاکھ آدمی بیکار ہیں چونکہ ہندوستان میں سودیشی کے باعث کپڑے کی مانگ کم ہو گئی ۔ کارخانے والے ۵ فیصدی اُجرت کم کرتے ہیں ۔ اسلئے مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ۔ اس کی وجہ سے ہر ایک کارخانہ کو سخت نقصان پہنچا ہے ۔ ریلوے کمپنی نے ۱۰۷ ٹرین روزانہ کم کر دی ہیں ۲۴۴ گاڑیوں میں وقت کی تبدیلی کر دی ۔ ۱۴۰ اتوار کی گاڑیاں کم کر دی ہیں ۔ ایک ذرا سی سودیشی ہلچل نے کس قدر کمپنیوں کو نقصان پہنچایا ہے اگر واقعی ہندوستان میں سودیشی کارخانہ جاری ہو جاویں ۔ تو نہ معلوم انگلستان کا کیا حال ہوگا ۔ کاش کسی طرح اس کی تاثیر گیہوں پر بھی پڑ جاوے کہ ہندوستان سے قحط دور ہو ۔

۲۵ اکتوبر کو میں مینچسٹر سے شمال کی طرف ۳۳ میل دور قصبہ شپلی میں تھا ۔ یہاں میں مسٹر لونیڈ سوداگر کے ہاں ٹھہرا تھا ۔ میں نے شپلی سٹیشن پر دیکھا کہ دو انگریز مجرم جن کو پولیس کے سپاہی ایک ایک ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال کر لئے جاتے تھے اور اُن کے آزاد ہاتھ پتلونوں کی جیب میں تھے ۔ مجھے دیکھکر تعجب ہوا کہ باوجود مجرم ہونے کے بھی یہ صاحب ہیں ۔ (رنگڑوں اور پسوڑوں کی مثل پنجاب میں مشہور ہے)

اس جگہ مجھے اور مشنری ملے جن میں سے ایک چین میں اور دوسرا ہندوستان میں رہ آیا تھا . . . .

. . . .

. . . .

میں پادری اسٹونس صاحب کے گھر میں تھا کہ اثنائے گفتگو میں انہوں نے مجھے ایک حیرت انگیز بات سُنائی۔ فرمانے لگے۔ کہ ہمارے ملک میں خاوندوں کی اسقدر تنگی ہے کہ وہاں سے ۹ جوان عورتوں کا یہ حال ہے کہ اگر اُن کو معلوم ہو جائے کہ شادی کے دو برس بعد اُن کا خاوند مر جائے گا۔ تو فوراً شادی کرینگی۔

میں لنڈن روڈ اسٹیشن پر پادری کرب صاحب کے گھر میں تھا۔ اثنائے گفتگو میں نے کہا کہ ہندوستان میں گھروں اور دوکانوں کے دروازے دن کو بار کھلے رہتے ہیں۔ اُن کی میم صاحب کہنے لگیں کہ یہاں ایسا کرنا سخت خطرہ ہے۔ کیونکہ یہاں چور اور ڈاکو بہت ہیں۔ پھر کہا کہ ایک دن ایک چور میرے ہاتھ سے منی بیگ چھین کر لے گیا۔ میں آدھ میل تک اُس کے پیچھے دوڑی مگر ہاتھ نہ آیا۔ مگر پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا۔ عدالت میں اس نے اقبال کیا۔ کہ میں قصوروار ہوں۔ ایک سال اُسے قید کی سزا ملی۔ بدیہہ چھوٹ گیا۔ مجھے صرف خالی بیگ مل گیا۔ ان دنوں پارلیمنٹ کے ممبروں کا الکشن ہو رہا ہے ہر ایک شخص جو ممبری کا خواہشمند ہو طرح طرح کامیابی کے واسطے کوشش کر رہا ہے میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بازار میں اور سڑکوں پر جا بجا لکھتا جاتا تھا کہ ہاول صاحب کے واسطے ووٹ دو۔ بڑوس برجی میں ایک مشنری میٹنگ تھی جس میں مجھے بھی کچھ بولنا تھا میں وہاں گیا بہت رونق تھی۔ بشپ ولٹن نے مشن کے متعلق بہت اچھی تقریر کی۔ ایک صاحب نے جو ٹرکی سے آئے تھے۔ بیان کیا کہ ٹرکی کی حالت بہت تبدیل ہو گئی ہے انگریزوں کی بڑی عزت ہے کہنے لگے کہ کنعان میں گیا تو مجھ سے پاس بھی کسی نے نہیں مانگا۔

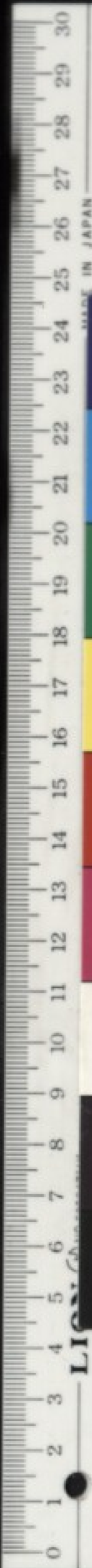
پادری ہیرن صاحب جو لنڈن کے یہودیوں میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مشرقی لنڈن میں ایک مذہبی جلسہ ہوا جس میں ۱۵ سو یہودی مسیح کی بابت سننے کو آئے دوسرے جلسے کے واسطے ہم کو بڑا ہال لینا پڑا۔ اُس میں چار ہزار یہودی تھے پادری الیموزر صاحب نے تقریر کی۔ کہ "میں زندگی کی روٹی ہوں"۔ یہودیوں نے اس جلسہ کی شمولیت کے واسطے ۲۰۰۰ ٹکٹ پر داخلہ دیا۔ اور خوب ہی لگا کر گاتے تھے جہاں المسیح کا نام آتا تھا وہ سر جھکا دیتے تھے۔ صاحب موصوف نے بیان کیا کہ میرے پاس ہنگری اور روس سے خطوط آئے ہیں۔ جن میں یہودیوں کی حالت کا بیان ہے کہ کل دنیا کے یہودی سے نصف صرف روس میں ہیں اُن کے درمیان ایک مسیحی مشنری کو کلام سُنانے کی اجازت مل گئی ہے ایک دن اس مشنری نے یہودیوں کو کلام سنانے کے واسطے بلایا۔ ایک ہزار یہودی جمع ہو گئے۔ صاحب موصوف نے ۱۱ بجے دن سے لیکر ۱۲ بجے رات تک تقریر کی یہودی سامعین خاموشی سے سنتے رہے۔ اُن کا وعظ تھا "یسوع مسیح یہودیوں کا بادشاہ"۔

پادری بارسن صاحب بمبئی کے مشنری نے سنایا کہ بمبئی میں ایک سادہ سو ساڑھے سات من پختہ لو ہے کی زنجیر اور کڑے پہنے تھا ریل والوں نے اُسے کہا کہ ہم تم کو مسافر کے طور پر سوار نہیں کر سکتے کچھ ایسے اسباب کے طور پر وزن کر کے بلٹی کریں گے۔ اور وزن کا کرایہ لیں گے۔ پھر فرمایا کہ پونا میں ایک جوان ہے جس کے پاس ایک ہزار گھوڑے ہیں ۲½ لاکھ پونڈ سالانہ آمدنی ہے۔ اُس نے مسیح کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا ہے پھر فرمایا کہ ہندوستان میں سنہ ۱۸۳۰ء میں ستی ہونے کی رسم قانوناً بند کی گئی ۲۰۰ ہزار سالانہ جلائی جاتی تھیں پنڈتا راما بائی کے پاس ۱۸ سو مسیحی عورتیں ہیں جو مسیح کے پاس لائی گئی ہیں دنیا کے کسی حصہ میں ایسا کام نہیں۔ لوہے والا سادھو اندھیرے کی مثال ہے۔ راما بائی کا کام روشنی کی مثال ہے ایک سوداگر نے مجھے اپنا حساب دکھلایا جس پر لکھا تھا بیلنس حساب میرے خالق کیساتھ پھر فرمایا کہ ایک ہندوستانی عورت کے پاس ایک خوبصورت لڑکا اور ایک دبلی پتلی لڑکی تھی۔ لڑکا اس نے جل بھگوان (دریا) کی نذر کیا جب اس سے سبب پوچھا تو اُس نے کہا کہ میں سب سے اچھا جو میرے پاس ہے اپنے دیوتے کی نذر کرتی ہوں۔

اُن کے بعد مس تسکار نے افریقہ کا حال سنایا کہ شروع میں ہمارے کام میں سخت مشکلات تھیں۔ مگر اب نہیں اُس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک بڑا حبشی مرنے لگا تھا۔ تو اُس نے کہا کہ میں مر گیا تھا مگر مجھے بہشت میں داخل ہونے نہیں دیا مجھے کہتے تھے کہ تو گنہگار ہے۔ اب مجھے پھر تمہارے پاس یہ خبر دینے واپس بھیجا ہے کہ تم پادریوں کی سنو۔ اور اسبات کا ثبوت کہ میں سچ کہتا ہوں یہ ہے کہ میں آئندہ جمعہ کی دوپہر کے بعد پھر مر جاؤنگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ اب سب لوگ پادریوں کے دوست ہو گئے ہیں اور اُستاد مانگتے ہیں۔

اس کے بعد پادری ڈرینگ جاپان کے مشنری نے جاپان کا حال سنایا کہ جاپان میں ۵۰ ملین کی آبادی ہے اور مسیحی صرف پچاس ہزار ہیں یہ خیال جو ہے کہ جاپان مسیحی ہے غلط ہے۔ وہاں جس قدر مسیحی ہیں اُن سے زیادہ وہاں بدھ کے مندر ہیں جاپان ایک تاریک ملک ہے اُن کے دیوتے اسی لاکھ ہیں۔ جاپان کے ایک فوجی افسر نے ایک پادری صاحب سے سُنا کہ ایک ہی برحق خدا ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اُس افسر نے اپنے گھر جا کر اُس ایک خدا سے اس طرح دعا کی کہ اے تو جو سچ اور برحق ہے۔ مجھ پر اپنا آپ ظاہر کر۔ چنانچہ اُس کو اطمینان الٰہی حاصل ہوا۔ ایسے ہزارہا لوگ جاپان میں ہیں۔ ایک جاپانی افسر نے مجھے کہا کہ ہم سورج اور بادشاہ کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ یہ دونوں بڑی طاقت والے ہیں۔ یہ راستی کے طالب ہیں۔ اور جلدی قبول کرتے ہیں مسیح کے واسطے بھی وہ ایسے جان نثار ہو گئے۔ جیسے بادشاہ کے واسطے ایک جاپانی لڑائی میں جانا چاہتا تھا۔ مگر اُس کی درخواست نامنظور ہوئی تب اُس نے خودکشی کر لی۔ کہ اگر میں جسم کے ساتھ نہیں جا سکتا تو روح سے جاؤنگا۔

یہاں سے ایک لیڈی نے اپنی دو بیٹیاں چین میں انجیل کی خدمت کے واسطے بھیجیں۔ دونوں وہاں شہید ہو گئیں۔ اُس لیڈی نے جس کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔ کہ اگرچہ اب میں بڑھیا ہوں۔ مسیح کے واسطے بہت کام نہیں کر سکتی۔ اپنی بیٹیوں کے بجائے میں خود چین میں جاؤں گی۔ خود انکاری یہ ہے۔



وارث الدین اسکیٹس نومبر ۱۹۰۸ء

ضروری نوٹ: شائد ہمارے بعض ناظرین اس سفرنامہ سے اُکتا گئے ہونگے۔ اب ہم انکے سفر یورپ کو یہاں ختم کرتے ہیں۔ اب اُن کے کنعان کے سفر کو بیان کریں گے اُمید ہے کہ وہ بیان ناظرین کی زیادہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اُن کی روانگی اور جہاز کا مختصر بیان کر کے ہم اُن کے کنعان کے سفر کو دمشق سے شروع کریں گے۔ برادر وارث الدین اب ہندوستان میں آ گئے ہیں لیکن اُن کا سفرنامہ ابھی جاری رہیگا۔ امید ہے کہ وہ اب خود ہی اخبار کے واسطے اپنا سفر تیار کر کے بھیجیں گے۔ ایڈیٹر

ویدک شائستگی

۲- آریہ اور اناریہ۔

جب اہل ہنود کے بزرگ دریائے سندھ کے کنارے پر اور پنجاب میں آباد ہوئے تو اُن کو اس ملک کے اناریہ باشندوں کے ساتھ سخت جنگ وجدل میں مشغول ہونا پڑا۔ وہ اپنی فتح یابی کو اپنے دیوتاؤں کی طرف منسوب کرتے تھے اور اسی لئے رگوید کے گیتوں میں جا بجا اُن دیوتاؤں کی ستائش میں ان فتح یابیوں کا ذکر ہوا ہے وہ اس ملک کے اناریہ لوگوں کو عام طور پر دسیو یا داس کہتے تھے جس کے عام معنے ڈاکو کے ہیں۔ دسیوں کو کالا اور اپنے کو گورا کہتے تھے۔ اُن کو اسر پشاچ راکشش وغیرہ اور بھی کئی حقارتی ناموں سے نامزد کرتے تھے۔ رگوید میں اس جنگ وجدل کے حوالے بکثرت پائے جاتے ہیں جن میں سے ہم چند ایک ذیل میں اقتباس کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ فتحیاب آریہ مفتوح اناریہ کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے۔

۱۔ "اُس نے (یعنے اندر نے) . . . . زمین کے بسنے والے دسیو اور شیموؤں کو . . . . بجر سے ہلاک کیا اور بعد کو اُن کی زمین اپنے گورے دوستوں کیساتھ بانٹ لی" رگوید ۱: ۱۰۰: ۱۸۔

اس رچہ کے مطابق گورے آدمیوں نے دسیو اور شیمیو دو اناریہ قوموں کو ہلاک کر کے اُن کی زمین آپس میں تقسیم کر لی۔

۲۔ "اُس نے اپنا ہتھیار بجر لے کر بہادری میں دلیر ہو کے دسیوؤں کے شہروں کو فنا کیا۔" ۱: ۱۰۳: ۳۔ دسیوؤں کے پاس زمین ہوتی تھی وہ شہروں میں بستے تھے اور زیادہ بالکل وحشی تھے۔

۳۔ رگوید ۱۱: ۴: ۱۰ میں عجیب قسم کے دسیوؤں کا بیان ہے جو پانی یا نہروں سے گھیری ہوئی جگہوں میں رہتے تھے اُن سے آریہ ڈرتے تھے۔ کیونکہ وہ موقع پا کر اُن پر حملہ کرتے تھے۔ اُن کا یگ برباد کرتے تھے اور اُن کی دولت یعنے مویشی وغیرہ لوٹ کر لے جاتے تھے مثلاً۔

"دیوتیا داسوں کا گروہ کھو دیویں۔ اور بلا نا منے والے اندر کو ہمارے سکھ دینے والے یگ میں لاویں" رچہ ۲۔

"کیتو دولت کی بربادی سے اُڑائے جاتا ہے وہ پانی میں رہ کر پانی کو بگاڑتا ہے۔ کیتو کی دو بیویاں اُس پانی میں غسل کرتی ہیں۔ کاش کہ وہ شفا ندی کے گہراؤ میں ڈوب مریں" رچہ ۳۔

"ایو پانی میں سکونت کرتا ہے۔ اُس کا مکان پوشیدہ تھا . . . . انجسی۔ کلشی۔ اور ویرپتنی۔ تینوں ندیاں اپنے پانی سے اُسے خوش کر کے پانی سے اُس کی حفاظت کرتی ہیں" رچہ ۴۔

اس رچہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایو ایسی ایک پوشیدہ جگہ پر رہتا تھا جو تینوں طرف سے تین ندیوں سے گھیری ہوئی تھی۔

"۔ . . . . . گائے جس طرح چراگاہ کی راہ جانتی ہے ہم نے بھی اُسی طرح اُس آسر کے گھر کی راہ دیکھ لی۔ آئے گھسوں (یعنے اندر) ہم کو اُس آسر کے بار بار کے ظلموں سے بچا" رچہ ۵۔

(لفظ آسر کے معنے کی بابت رشیوں کے آبائی وطن میں بہت جستجو کی گئی۔ یہاں پر لفظ آسر بطور دشمن کے ہند کے قدیم اناریہ لوگوں کے لئے مستعمل ہوا ہے اور اسیطرح اور بھی بہت جگہوں میں)

۴۔ "اندر جنگ میں آپنے اریہ یجمانوں کو بچاتا ہے . . . . . اندر انسان کے لئے یعنے آریوں کے لئے یگ رہت لوگوں کو یعنے دسیوں کو ڈانٹتا ہے وہ اُس کا کالا چمڑا ادھیڑ کے اسکو ہلاک کرتا ہے وہ اس کو پھونک دیتا ہے وہ ستانے والے دشمنوں کو پھونک دیتا ہے" ۱: ۱۳۰: ۸ آریہ لوگ دسیوؤں کو جو ہم سمجھتے تھے۔ اگرچہ آپ ہی اُن کا چمڑا کھینچ کر اُن کو آگ میں جلا دیتے تھے پر وہ اپنے کو انسان سمجھتے تھے پر دسیوؤں کو اور ہی کچھ۔

۵۔ "اے (دشمنوں کے) نگلنے والے (اندر) تو دو دشمنی کرنے والے لشکر کے سروں کو جمع کر کے اپنے پھیلے ہوئے پاؤں سے کچل ڈال۔ تیرا پاؤں بہت پھیلا ہوا ہے۔ اے گھسوں اس دشمنی کرنے والے لشکر کی طاقت نیست کر اور بڑے مسان میں انہیں ڈال دے۔

اے اندر تو نے ایسے تین گنے پچاس (یعنے ۱۵۰) لشکر کو ناس کیا لوگ تیرے اس کام کو بہت اچھا سمجھتے ہیں لیکن تیرے لئے یہ کام بہت معمولی ہو۔

اے اندر تو اس ڈراونی آواز کرنے والی سرخی آئل پشاچی کو ہلاک کر اور تمام راکششوں کو فنا کر" ۱: ۱۳۳: ۲-۵۔

مذکورہ بالا رچوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف آریہ اُن کا چمڑا ادھیڑ کے اُن کو پھونک دیتے تھے۔ بلکہ اُن کے سروں کو جمع کر کے پاؤں سے کچلتے تھے دشمنوں کی لاش مسان میں ڈال دیتے تھے۔ بعض وقت

دشمن بھی پچاس پچاس کے غول بناکر لڑنے کو آتے تھے ایسے تین تین غولوں کو آریوں نے فنا کیا۔ بہت چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہونگی اور یہ دشمنوں کو آریہ لوگ نفرت سے پشاچ۔ اور راکشس بھی کہتے تھے۔ آخری رچہ کے لفظ پشاچی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض عورتیں بھی اور یہ فوج کی ہادی ہوتی تھیں۔

۶ "اے اندر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو نے زمین کو داسوں کا بستر بنایا (یعنے اُن کو مار کے بچھوا دیا) ۔ ۔ ۔ ۔ اُس نے وُریونی راسپ کی خاطر کیواچ کو ہلاک کیا"۔ ۱: ۴م ۱۷: ۷

"اے اندر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو نے جنگ کو نپٹانے کے لئے بہت سے دوشمنوں کے ٹکڑوں کو فنا کیا اور ویو رہت دشمنوں کے ہتھیار کو ختم کیا"۔ ۱: ۴م ۸۱: ۸

"اے دونو اشون وہ جو کتے کی طرح بُری آواز سے چلاتے ہوئے ہمیں ناس کرنے کو آرہے ہیں۔ اُن کو ناس کرو۔ وہ لڑنا چاہتے ہیں۔ اُن کو مار ڈالو۔ اُن کے مارنے کی تدبیر تم جانتے ہو"۔ ۱: ۱۸۲: ۴م۔

"۔ ۔ ۔ ۔ دشمنوں کے قتل کرنے والا اندر لوگوں کے نقصان کرنے والے داس کا پیالہ سر نیچے پھینک دیوے"۔ ۲: ۲۰: ۶۔

"وِرتر کے مارنے والے اور شہروں کے برباد کرنے والے اندر نے کالی نسل داس لشکر کو ناس کیا"۔ ۲: ۲۰: ۷۔

"یہ لوگ جس طرح کپڑے چرانے والے چور کو دیکھکر چلایا کرتے اسی طرح لڑائی میں دوشمن اس کو (یعنے دودھکرا) کو دیکھکر چلاتے ہیں۔ جس طرح (چڑیا) نیچے آتے ہوئے بھوکے باز کو دیکھکر بھاگ جاتی ہیں اسی طرح خوراک اور مویشی کی تلاش میں آتے ہوئے دودھکرا کو دیکھکر لوگ چلاتے ہیں"۔ ۴م ۳۸: ۵۔

چمکیلے اور بجلی کی مانند ناکا کرنے والے دودھکرا سے دوشمن ڈرتے ہیں۔ جب وہ چاروں طرف ہزاروں کو مارتا ہے تب وہ جوش میں آجاتا ہے اور اپنی طاقت میں قابو نہیں چڑھتا ہے"۔ ۴م: ۳۸: ۸۔

شاید ناظرین دودھکرا کو نہیں جانتے ہیں۔ یہ وید کا گھوڑا دیوتا ہے۔ جو جنگ میں چلایا کرتا تھا۔

"۸۔ تو نے پچاس ہزار کالے رنگ کے دوشمنوں کو ہلاک کیا تھا"۔ ۴م: ۱۶: ۱۳

"اے اندر تو نے ان دسیوں کو کل نیک اوصاف سے محروم رکھا۔ تو نے داس لوگوں کو حقیر ٹھہرایا"۔ ۴م: ۲۸: ۴م

آریہ لوگ سمجھتے تھے کہ دسیوں میں مطلق نیک اوصاف نہیں اور وہ نہایت حقیر ہیں۔

"کاشکہ ہم اپنے بیٹوں کیساتھ داسوں کو مغلوب کریں"۔ ۵: ۷۰: ۳۔

"اے اندر تو دسیوں کو اپنے بس میں لایا اور تو ہی نے خاصکر آریوں کو بیٹے اور داس وغیرہ عنایت کئے"۔ ۶: ۱۸: ۳

معلوم ہوتا ہے کہ داس لوگوں میں سے بہتیرے اس وقت آریوں کے غلام بن گئے تھے۔ اور اسی لئے مابعد کی سنسکرت زبان میں داس کے معنے شودر یا غلام کے ہوئے۔

۹ "اے دیوتے ہم سیر کرتے کرتے ایسے دیس میں آگئے جہاں گائیں نہیں چرتیں وسیع زمین دسیوں کو پناہ دے رہی ہے۔ اے برہسپتی گایوں کے ڈھونڈنے میں ہماری رہنمائی کر۔ اے اندر اپنے راہ بھولے ہوئے عابدوں کو راہ دکھا"۔ ۶م ۴م: ۲۰

اس رچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسیو لوگ آریوں کی گائیں چرا لیگئے تھے۔ آریہ اُن کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے راہ کھو بیٹھے۔ اس علاقے کی وسیع زمین محض دسیوں کی پناہ گاہ نظر آتی تھی۔ یعنے وہاں آریوں کی آبادی نہ تھی محض دسیو وہاں بستے تھے۔

۱۰۔ رگوید میں کئی مرتبہ کرشنہ نام ایک دسیو کا ذکر آیا جسے اندر نے ہلاک کیا مثلاً۔

"دس ہزار لشکر کے ساتھ تیز رفتار کرشنہ انشومتی ندی کے کنارے پر رہتا تھا۔ اندر نے اپنی بدھی سے اُس نعرہ مارنے والے کو پایا لوگوں کے فائدہ کیلئے اُس نے دوڑنی کرنے والے لشکر کو ہلاک کیا۔

"(اندر بولا) تیز رو کرشنہ کو دیکھا وہ انشومتی ندی کی پوشیدہ جگہ پر وسیع زمین میں سیر کر رہا اور سورج کی مانند سکونت کر رہا ہے۔ اے مراد کے پورے کرنے والے مرو تو میں چاہتا ہوں تم لڑو اور لڑائی میں اُسے ہلاک کرو۔

تیز رفتار کرشنہ انشومتی ندی کے قریب ظاہر ہو کر چمک رہا۔ اندر نے برہسپتی کی مدد پا کر اُس دیو بہت لشکر کو جو آرہا تھا ہلاک کیا"۔ ۸: ۹۶: ۱۳-۱۵۔

کیا یہی کرشنہ مابعد کے برندابن کا کرشن ہے؟ (دیکھو اس امر کی خاص تحقیقات مصنف کا رسالہ دشنو کے دس اوتار بیان کرشن اوتار مضمون ویدک کرشن)

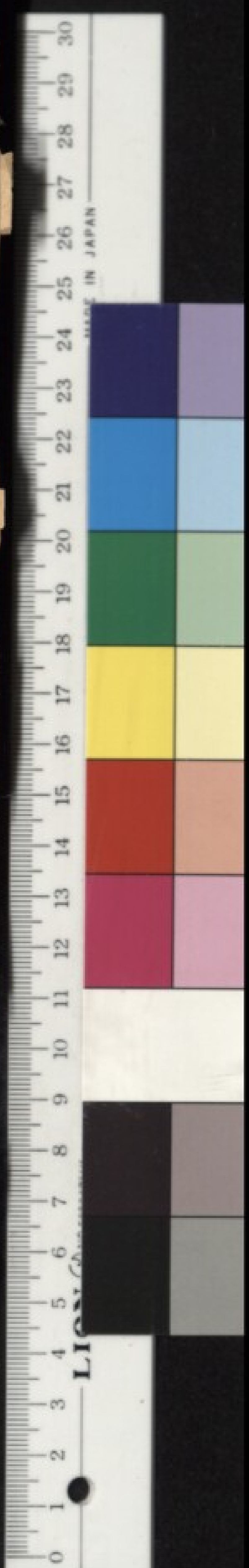
۱۱ "ہمارے چاروں طرف دسیو قوم ہے وہ یگ نہیں کرتے کچھ مانتے نہیں۔ اُن کا کرم نیارا اور انسان ہی نہیں۔ اے دشمنوں کے ہلاک کرنے والے انکو ہلاک کر اُس داس قوم کو برباد کر"۔ ۱۰: ۲۲: ۸

آریہ لوگ دسیوں کو نہ صرف بے دین کہتے تھے بلکہ اُن سے اس قدر نفرت رکھتے تھے کہ اُن کو انسان تک کہنے کو راضی نہ تھے۔

"تمیں (اندر) نے دسیو قوم کو آریہ نام سے محروم رکھا"۔ ۱۰: ۴۹م: ۳ بخیر اُن کو آریہ نکو پر انسان تو سمجھو۔

"جب لوگ سوم رس تیار کرکے اُسے پاک کرنے کے لئے مجھہ (اندر) سے عرض کرتے ہیں تو اس وقت میں قوم میں سے کسیو اور گرو دنگو سے کرتا ہوں (کیونکہ) میں اسی لئے پیدا ہوا ہوں"۔ ۱۰: ۴۹م: ۷

مارے جانے کے لئے دسیو پیدا ہوا ہم تم نے اُن کی زمین چھین لی۔ اُن کی جائداد پر قبضہ کیا۔ اُن کے شہروں میں آباد ہوئے۔ اُنکا ملک لے لیا۔ اب اُن کی جان تو بخشو



نہیں تو وہ مارے جانے ہی کیلئے پیدا ہوئے!!

مذکورہ بالا بیان آریوں کا اپنا ہی بیان ہے۔ دسیو آپ سچ مچ کیسے تھے ہم کو تحقیق معلوم نہیں ہے وہ آپ اپنے کو کن لقبوں سے ملقب کرتے تھے ہم نہیں جانتے ہیں جس حال کہ وہ زمین اور جائیداد رکھتے تھے شہروں میں بستے تھے تو ہم اُن کو بالکل وحشی نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ وہ ضرور سے گہری سوئی جگہوں میں رہنا جانتے تھے اس سے بھی کسی قدر اُن کا جنگی ہنر ظاہر ہوتا ہے۔ سرکش نام دسیو کے پاس دس ہزار فوج تھی۔ ایک مرتبہ جیسا اوپر بیان ہوا آریوں نے پچاس ہزار دسیو ہلاک کئے سو وہ بالکل لاچار اور بیتاب نہ تھے۔ انہوں نے اپنے ملک اور اپنی بستی کے لئے آریوں کا مقابلہ کیا۔ لیکن آریہ ان سے زور آور تھے سو وہ اُن کے آگے مغلوب ہو گئے۔ آریوں نے بعض دسیوؤں کو غلام بنا لیا بعض دسیو جیسا علما گمان کرتے ہیں اپنی جان لیکر پہاڑ و جنگلوں میں بھاگ گئے جن کی اولاد ہند کی موجودہ وحشی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ یعنے سنتال، کول، بھیل وغیرہ ہم اس بیان کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ لیکن رگوید کے منتروں میں دشمن آریوں نے دسیوؤں کو جس رنگ سے رنگا ہے۔ موجودہ کول بھیل وغیرہ کی حالت ان سے کہیں بدتر معلوم ہوتی ہے دسیو جو آریوں کے غلام بنے۔ اُن کی نسل موجودہ شودر ہیں مذکورہ بالا رچوں میں آریوں نے دسیوؤں کو دیو پرست۔ یگیہ رہت قرار دیا۔ پر دسیو جب اُن کے غلام بن گئے۔ تب بھی تو وہ اسی حالت میں رہے شودر کو وید کی تلاوت کرنے یا آریوں کے دھرم میں شامل ہونیکا اب تک ادھکار نہیں ہے۔ آریوں کی چرن سیوا ہی اُن کے لئے دھرم ٹھہرایا گیا ✤

صاحب وزیر ہند نے ڈھاکہ کے زنانہ اسکول کے لئے ایک لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا تقرر بمشاہرہ پانسو روپیہ ماہوار منظور فرمایا ہے جو سو روپیہ سالانہ کی ترقی سے سات سو تک اضافہ کیا جائیگا۔

شعر و سخن

مکالمہ نجات

تقریر قضا و ہستی

از فکر طبع تائب لودیانوی

ہستی، بولی کہ دن قضا سے یوں ہنستی
تو نے دکھلائی مجھکو کیوں پستی؟

تھی تو انہدام سر تا پا۔
تجھ سے بچتی نہیں کوئی بستی

میرے قدموں سے جن کو زینت تھی
مار ڈالا انہیں زبردستی۔ ✤

جو بنے شیفتہ ناز مرا۔
پل میں چھاٹے ہو اسکی تو ہستی

خشتک پھر وہ اُٹھ نہیں سکتا
جس کو تو نے سے تو ہو اکستی۔

تجھ سے اُلفت میں کروں خاک بتا
مرتے مجھ پہ میں نہیں بستی

تیرے کاموں سے جلگیا ہی جی۔
نام کی رہ گئی یہاں میں ہستی۔

اے خدا تجھ سے انتقام مرا
ہے قضا بس یہی کلام مرا۔

قضا

بولی سن کے قضا کلام اس کا۔
مجھ کو دیتی ہو ہستی کیوں الزام

جو میں کرتی ہوں غور کر اُس پر
کام ہوتا ہے میرا نیک انجام

گر نہ توڑوں میں فخر انساں کا
سمجھے اپنے کو حق کا یہ ہمنام۔

اس کو آٹھوں پہر رُلاتی ہوں
تا نہ چل نکلے حد سے یہ ناکام۔

میرے ہی خوف شہر سے سب انساں
یاد کرتے ہیں حق کو صبح و شام

تجھ سے ہستی جو تنگ ہو اُس کو
زیر دفن میں دیتی ہوں آرام

وصف میرے ہیں عیب سے خالی
گرنہ ناحق تو مجھ کو اب بدنام۔

کس پہ پھولے پھرے ہے تو سچ کہہ
فانی دنیا ہو بس تیرا یہ مقام

دیکھ مجھ کو فلک پہ رہتی ہوں۔
پر جہاں میں ہے بجتا میرا نام

میری ہمسر تو ہو نہیں سکتی
میرے سجدے میں سب ہیں خاص و عام

منہ نہ کھلوا مرا تو اب زیادہ
بند کر اب دہن کو اپنے تمام

یاد کرے قضا ہے نام مرا۔
مارنا سب کو بس ہو کام مرا

نجات

بعد اس کے نجات یوں بولی۔
سنئے دونوں کی اب سنی یہ بات۔

فانی دنیا کی فانی ہستی ہے
جس کو کرتی سدا قضا ہے مات

میں مسیح جہاں کی ہوں پیغام
پر نہیں مانتا بشر ہیہات

پر جو حاصل کرے مجھے انسان
اُس سے ڈرتی رہے قضا دن رات

اور جو مجھ کو چھوڑ دیتا ہے۔
دور رہتی ہے اُس سے حق کی ذات
بات مانے اگر بشر میری ۔
نے بلائیں وہ تا حشر میری ۔

غزل

مسیحا چشمۂ بخشش بہا دیجے بہا دیجے
غم ہجراں کی آتش کو بجھا دیجے بجھا دیجو ۔
سراسر نیم جاں ہوں میں تڑپتا آہ بھرتا ہوں
مجھے بھی آب حیواں کچھ پلا دیجے پلا دیجے
شفا پاتے ہیں بیمار آپ کے اعجاز سے عیسیٰ
مریض درد عصیاں ہوں شفا دیجے شفا دیجے
غم فرقت میں مرتا ہوں ادھر بھی اک نظر کیجے
مجھے بھی وصل کا فرماں سنا دیجے سنا دیجے
ہوا کرتا ہے دل بے چین عصیاں کی خرابی سے
مرے عصیاں کے دھبے کو مٹا دیجے مٹا دیجو
ملایک کو تو دیتے ہو سدا دیدار اے عیسیٰ ۔
مجھے بھی چہرۂ انور دکھا دیجے دکھا دیجے
تمہارے نور سے ہے یہ زمین و آسماں روشن
مرا تاریک دل روشن بنا دیجے بنا دیجے ۔
برائی چاہنے والے ترے ہیں جتنے اے شاکر
سدا اُن کے لئے اچھی دعا دیجے دعا دیجو
پیارے لال شاکر ۔ از کانپور ۔

انگلستان میں ملک معظم کی منظوری سے ایک رایل ریڈیم انسٹیٹیوٹ قایم ہوگا جہاں ان امراض کا علاج کیا جائیگا جو ریڈیم سے دور ہوتے ہیں تین نامی ڈاکٹر اور سائنٹسٹ کی ایک کونسل بنائی گئی ہے سر ارنسٹ کیسل نے ایک معقول رقم انسٹیٹیوٹ قایم کرنے کے لئے دی ہے ۔

انتخابات

زلزلہ سے کس قدر نقصان ہوا

۲۸ دسمبر کا زلزلہ جو اٹلی میں آیا اُس نے اس قدر نقصان کیا ہے کہ وہ ہم سالہ اور سان فرانسسکو کے زلزے اس کے سامنے ہیچ تھے علاوہ دو لاکھ آدمیوں کی ہلاکت اور دہ قصبوں کی بربادی کے دو شہر مسینا اور ریگیو صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئے ۱/۲ ۱ لاکھ آدمی مجروح ہوئے اور ۳۰۰۰۰ بچے یتیم ہو گئے اور جو لوگ زندہ بچے ان میں سے ۱ ہزار فرط الم سے دیوانے ہو گئے اُن کے سوا گھوڑے خچر بیل بھیڑیں وغیرہ ۲ لاکھ سے زیادہ مویشی ضایع ہوئے۔ اس کے سوا ایک نہایت شیطانی نظارہ دیکھنے میں آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قہر الہی کے نازل ہونے پر بھی بعض انسان کہاں تک سخت دل اور بیرحم ہوتے ہیں اور غور و عبرت اختیار نہیں کرتے جس وقت زلزلہ سے جیلخانے منہدم ہوئے تو صدہا قیدی مسمار شدہ مکانوں کا مال و اسباب لوٹنے میں مصروف ہو گئے۔ حالانکہ ہزارہا بے کس انسان اُن کے سامنے جانیں توڑ رہے تھے اور مجروحین کی جگر خراش آوازوں سے سننے والوں کے سینے شق ہوتے تھے یہ لوٹ مار برابر جاری رہی جبتک فوج نہ آئی جس نے کئی سو اخوان الشیاطین کو گولیاں مار دیں ۔

نیپلز میں ایک روسی لڑکے کی محبت فرزندانہ کی تعریف ہو رہی ہے کہ اُس نے کھنڈرات کے درمیان ۲۴ گھنٹے تک اپنی ہمشیرہ کی نعش تلاش کی اور اپنے مجروح والدہ کو ملبہ کے نیچے سے نکالا۔

ایک شخص کے بیان سے ظاہر ہے کہ زلزلہ آنے پر جب وہ معہ اپنے اہل و عیال کے مکان سے نکلکر بھاگا تو راستہ میں مکانات کے دفعتاً گرنے سے اسکے تین بچے کام آئے

اور اس کی بیوی نے اس صدمہ جانکاہ کی تاب نہ لاکر دیوار سے سر ٹکرا کر خودکشی کر لی۔ ایک شخص مسمی رابرٹس کے خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ جب اُس نے اپنی بیوی اور بچوں کی نعشوں کو دیکھا تو پستول مار کر خودکشی کر لی ۔ (ڈیلی نیوز)

مدناپور کے مقدمہ کا خاتمہ

اگرچہ اسپیشل سیشن جج نے ہر سہ ملزمان کو بے قصور ٹھہرایا تھا مگر اسپیشل سیشن جج مدناپور نے تینوں ملزموں کو پبلک کی توقع کے خلاف سخت سزا دیں۔ سنتوس کو اوّل الزام بم سازی میں دس سال کا کالا پانی اور دوسرے الزام سازش میں ۷ سال کا کالا پانی مگر دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی اسلئے ۱۰ سال قید بعبور دریائے شور بھگتنی چاہئے ۔ دوسرے ملزم سریندر ناتھ مکرجی کو ۷ سال کا کالا پانی اور تیسرے ملزم جگجیون گھوش کو بالزام سازش دس سال قید بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ ہائی کورٹ میں اپیل باقی ہے ۔

ایک انارکسٹ کی گرفتاری

لونڈ میں ایک انارکسٹ عجیب طور پر گرفتار ہوا ۔ وہ ۲۵ سالہ بنگالی جوان ہے اُس نے پور اوہ سٹیشن سے گونڈہ کو جاتے ہوئے ایک پارسل بریک میں رکھا۔ پارسل کا کپڑا ایک جگہ سے پھٹا ہوا تھا گارڈ کو کچھ شک ہوا۔ اور اس نے جو کاغذات کا بنڈل اس میں لپٹا ہوا تھا۔ اس پر نظر ڈالی تو ورقے کا غذ پر بم بنانے کی ترکیب چھپی ہوئی تھی۔ جب ٹرین گونڈہ میں پہونچی تو گارڈ کے رپورٹ کرنے پر ملزم گرفتار کیا۔ تلاشی لینے پر چند مشتبہ چٹھیاں بھی برآمد ہوئیں۔ جس سے کسی خفیہ سوسائٹی کا سراغ چلتا تھا۔





پلیگ کی رفتار

طاعون کی رفتار پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۱۲ سال سے اس کی غارتگری عجیب طور پر واقع ہوئی ہے۔ اگرچہ یقین کے ساتھ یہ کہنا مشکل ہے کہ پھر وہ کبھی زور نہیں دکھلائے گی۔ تاہم سر دست اس کی رفتار سست نظر آتی ہے۔ یہ ہولناک وبا سنہ ۱۸۹۶ء میں شروع ہوئی تھی پہلے سال ۲۲۱۹ موتیں واقع ہوئیں جو زیادہ تر شہر بمبئی یا گرد و نواح کے دیہات تک محدود تھیں دوسرے سال تعداد اموات ۵۴ ہزار تھی اور سوائے چند صد کے سب احاطہ بمبئی میں ہوئیں۔ اس کے بعد دوسرے صوبوں میں حملہ شروع ہوا سنہ ۱۹۰۰ء میں بنگال میں بڑا زور رہا پنجاب اور صوبجات متحدہ میں بھی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی سنہ ۱۹۰۱ء میں موتوں کی تعداد ۲ لاکھ ۷۳ ہزار تھی اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵ لاکھ ۷۴ ہزار جن میں سے ایک تہائی پنجاب میں واقع ہوئیں سنہ ۱۹۰۴ء میں میزان اموات ۱۱ لاکھ ۴۳ ہزار تک پہونچی پنجاب کے حصہ میں تین لاکھ ۷۰ ہزار کی تعداد تھی صوبجات متحدہ میں ایک لاکھ ۹۰ ہزار سنہ ۱۹۰۵ء میں بھی یہی حال رہا جبکہ موتیں دس لاکھ سے زیادہ تھیں صوبجات متحدہ میں ۲۲ لاکھ ۳۴ ہزار اور پنجاب میں ۳ لاکھ ۳۵ ہزار

سنہ ۱۹۰۶ء میں دفعتًا وبا کا زور کم ہوگیا سال ماسبق کی نسبت تہائی موتیں ہوئیں۔ کیونکہ معقول وجہ معلوم نہیں لیکن خیال کیا گیا تھا کہ بس اب رفتہ رفتہ وبا نابود ہو جاوے گی۔ لیکن یہ خیال غلط نکلا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں وہ ستم ڈھایا کہ تعداد اموات ۱۳ لاکھ ۱۶ ہزار تک پہونچی منجملہ اُس کے ۶ لاکھ ۸ ہزار پنجاب میں اور ۳ لاکھ ۸۰ ہزار صوبجات متحدہ میں سنہ ۱۹۰۸ء میں پھر کمی رہی جبکہ میزان اموات ایک لاکھ ۴۹ ہزار تھی۔ یعنے ماسبق کی میزان کا آٹھواں حصہ۔ آج تک ۱۲ سال کے عرصہ میں ۲ لاکھ جانیں پلیگ کی نذر ہوئی ہیں۔ گویا تقریبًا افغانستان کے برابر ایک ملک صفحۂ ہستی سے محو ہوگیا ہے شک ہے سنہ ۱۹۰۹ء میں اب تک رفتار پلیگ بہت دھیمی رہی ہے اور امید ہو کہ سال رواں کے موسم بہار میں وہ قتل عام نہ ہوگا جو پہلے برسوں میں ہوتا رہا ہے

لنڈن کی پولیس

پنڈت رام بھجت صاحب جو پہلے دنوں انگلستان گئے تھے لنڈن پولیس کی تعریف میں لکھتے ہیں "پولیس کا انتظام نہایت عمدہ ہے۔ پولیس مین کو بہت یادداشت رکھنی پڑتی ہے ایک چوک پر چاروں طرف ودھر ادھر سے گاڑیاں چلی آتی ہیں۔ بیچ میں ایک پولیس مین کھڑا ہو اور کل انتظام کر رہا ہے اُس نے ایک طرف ہاتھ کھڑا کر دیا اُس طرف کی گاڑیاں رک گئیں۔ باقی طرف کی گذر رہی ہیں۔ خواہ کتنے بڑے سے بڑے آدمی کی گاڑی کیوں نہ ہو کیا مجال کہ پولیس مین کے صرف ہاتھ اُٹھانے پر اُسی جگہ ٹھہر نہ جائے۔ میں نے پولیس کا انفورلاحظہ کیا۔ باوجود اس قدر سخت ڈیوٹی کے وہ کبھی نہیں گھبراتے ہیں۔ ایک موقعہ پر ایک کوچوان کی غلطی سے جس نے پولیس کے اُٹھے ہوئے ہاتھ کو نہ دیکھا تھا گاڑی عین اُس کے سر پر آن پہونچی۔ مگر اُس پولیس مین نے یہ خیال کر کے کہ کوچبان نے دانستہ ایسا نہیں کیا جبین تک بھی اپنی پیشانی پر نہیں ڈالی۔ اگر پولیس کا مقصد پبلک کو تکلیف سے بچانا ہے تو ولایت کی پولیس بیشک ایسا ہی کرتی ہے گو اجنبی جا کر اس سے پوچھے کہ راستہ کہاں ہے؟ بڑی خندہ پیشانی سے بتائیگا کہ اس طرح بائیں طرف کو ہو کر پھر بائیں پھر اتنے فاصلہ پر دائیں کو وغیرہ وغیرہ جو سوال کرو۔ وہ جواب دیگا۔ یہ صرف ایک دفعہ واقعہ نہیں ہوتا بلکہ روزمرہ ہر وقت ایسا ہوتا ہے۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . کوئی وقت ہو۔ پولیس مین بخوشی طرح تمہاری مدد کریگی راستہ بتائیں گے۔ ساتھ جائیں گے۔ مجھے ڈاکٹر رو فورڈ کی ملاقات کیلئے جانا تھا۔ گرا یہ کی موٹر بس کی تلاش میں میں نکلا۔ اتفاقًا ساری گاڑیاں روانہ ہو چکی تھیں۔ مجھے بہت تشویش تھی۔ دیر ہوئی جاتی تھی۔ پولیس مین سے کہا کہ مجھے گاڑی چاہیے۔ اُس نے بہت تلاش کی کہیں نہ ملی آخر اُس نے دیکھا کہ ایک گاڑی دور ایک دو کان پر کھڑی ہوئی ہے اور اُس کے سوار اتر گئے ہیں اُس نے مجھے یہ نہیں کہا کہ وہ گاڑی خالی ہے آپ جائیں اور سوار ہو جائیں بلکہ وہ خود دوڑتا ہوا وہاں گیا کہیں کوئی اور شخص سوار نہ ہو جائے۔ اور میرے واسطے گاڑی لا لایا۔ اور مجھے سوار کیا۔ کیا پبلک کی آسائش کا ایسا خیال رکھنا اور اس کی خدمت کرنا۔ وہ بھی خوشی اور اخلاق کیساتھ قابل تعریف نہیں ہ؟ کاش ہمارے ہندوستانی ملازمان پولیس مین بھی اسی طرح اپنا فرض ادا کیا کریں۔

نواب صاحب ڈھاکہ آوارہ بازاری لڑکوں کے لئے شہر میں جابجا پرائمری سکول جاری کرینگے ❖

گورنمنٹ ہند لوکل گورنمنٹوں سے مشورہ لے رہی ہے اس تجویز پر کہ سلفرک ایسڈ۔ نائیٹرک ایسڈ اور ہائیڈروکلورک ایسڈ اور دیگر تیزابوں کو زہروں کی ذیل میں شامل کر کے اُن کی عام خرید و فروخت پر بندش کیجائے پابندی لگانے کی ترمیم کا مسودہ قانون سپریم کونسل کے اسی سشن میں پاس ہو جائیگا۔

۲۹ جنوری کی شب کو کرکی کے کارخانہ اسلحہ سازی کے ایک یوروپین سنتری نے آفتاب خان نامی ایک ۴۵ سالہ شخص پر بندوق کے دو فیر کئے۔ اور اس کو سخت زخمی کیا۔ مجروح پونا کا طلل ہے۔ ایک گولی بازو میں اور ایک پیٹ میں لگی مجروح کی حالت نازک ہے۔

لاہور ریلوے سٹیشن کے قریب پنجشنبہ گذشتہ کو ایک پنجابی لڑکی ایک یوروپین کی موٹر کار کے نیچے کچلکر گئی۔

رائے بہادر پنڈت ہرکشن کول۔ ایم۔ اے شروع مارچ سے مظفر پور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہونگے۔

شیخ آصف علے ڈویژنل جج شاہپور وسط فروری سے گجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہونگے۔

کلکتہ میڈیکل کالج ہاسپٹل میں بجلی کے ذریعہ امراض کے علاج کے آلات ولایت سے منگائے گئے ہیں۔

امریکن کانگرس میں ایک مسودہ قانون پیش ہونیوالا ہے جسکا منشا یہ ہو کہ سواری کے جہازوں پر بے تار پیام رسانی ضرور ہوا کرے۔

بورڈ زراعت کا سالانہ اجلاس ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک ناگپور میں ہوگا۔

پنجاب گورنمنٹ نے ضلع جالندھر میں ایک زراعی فارم قائم کرنے کے لئے ۱۴۳ ایکڑ اراضی لی ہے۔

چارلس نیولیڈہم کو جسے حضور لفٹننٹ گورنر اچیف کورٹ سے مس ٹیڈ کے قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا ہوئی تھی دوشنبہ کے روز صبح کے ۸ بجے ڈسٹرکٹ جیل میں زیر نگرانی مسٹر ڈبلیو لی نیلے سن صاحب آئی۔ ایم۔ ایس پھانسی ہوئی۔ لاش اتارنے کے بعد اُس کے چند رشتہ داروں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دیگئی تھی۔

طبی کانگرس کا اجلاس بمبئی میں ۲۲ فروری ۱۹۰۹ء کو ہوگا۔ کانگرس خاص طور پر گرم ملکوں کے امراض، وہاں کے باشندوں کی عام صحت اور اس ملک کے خوفناک امراض کے متعلق غور کریگی۔ بہت سے معزز اصحاب مدعو کئے گئے ہیں۔

اخبار کال بمبئی کا اڈیٹر مسٹر کھرے باغیانہ مضامین شایع کرنے کے جرم میں گرفتار ہوا۔ ضمانت کی کوشش ناکامیاب رہی۔

مدناپور (بنگال) کے تین نوجوان بم سازی کو لمبی میعاد کی قید سخت کی سزا، جنوری کو دیگئی۔

ناریا (بنگال) کی ڈکیتی کے مقدمہ میں ۱۱ شریف گھروں کے نوجوان بنگالی گرفتار ہوئے۔ ایک ان میں نابینا بیان کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے انڈین میڈیکل سبارڈینیٹ سروس کے اسسٹنٹ سرجنوں کا پارس الاؤنس (گھوڑے کا خرچ) بجائے ۱۲ کے ۱۵ روپے کر دیا ہے۔

بھگوت گیتا ہندؤں کی مقدس کتاب ہے اور ہندو اس کے پڑھنے سے نجات "پانے کی" اُمید رکھتے ہیں۔ لیکن بوجہ اس کے شورش پسند بنگالیوں کے گھروں سے گیتا، برآمد ہوئی ہے۔ اور بم بنانے والے گروہ سے گیتا، کا تعلق ثابت کیا گیا ہے جس سے گیتا کا نام بدنام ہوگیا ہے اس بدنامی کے باعث کلکتہ کی "گیتا سوسائٹی" نے جہاں گیتا کا پاٹھ اور اس پر لکچر دیئے جاتے تھے کام بند کر دیا ہے۔

نہر پناما کی تعمیر میں تغلب اور خیانت مجرمانہ کے الزامات مسٹر ٹافٹ پریذیڈنٹ امریکہ کی تحقیقات سے غلط ثابت ہوئے۔ مجوزہ طریق پر تعمیر کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ پریذیڈنٹ معہ ہمراہیاں خود پناما میں گئے اور خوب تحقیقات کی چیف انجینیر کا بیان ہے کہ یکم جنوری ۱۹۱۵ء کو جہاز نہر میں چلنے لگیں گے۔

ہسیپا ودنگون کی خبر ہے کہ ایک مال گاڑی باڈون کی کانوں سے دھاتیں وغیرہ لارہی تھی اور انجن پیچھے سے اس کو دھکیل رہا تھا کہ پل پر گذرتے وقت گاڑی اور انجن کے درمیان جو زنجیر تھی اُس کے ٹوٹ جانے سے گاڑی انجن سے علیحدہ ہوگئی اور پٹری سے اُتر کر کھڈ میں جا گری چار آدمی تو اُسی وقت مر گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔

تھانہ سندیپ (مضافات کلکتہ) کے قریب موضع ہرامیں ایک شخص سنگھ ناتھ کے ہاں ایک عورت کے تین لڑکیاں ایک ہی وقت پیدا ہوئی ہیں۔ اور اب تک زندہ ہیں۔

ریوٹر کا ایجنٹ قسطنطنیہ سے خبر دیتا ہے کہ الالا سٹیشن حجاز ریلوے پر عربوں اور ملازمان ریل کے درمیان۔ لڑائی ہوئی بہت آدمی ہلاک ہوئے تار برقی کی تاریں کاٹ دیگئی ہیں۔

فارن آفس نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور روس کا کوئی ارادہ نہیں کہ ایران کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دینے کے اصول کو ہاتھ سے دیں لیکن اُن کی رائے میں معاملات اس امر کے سخت مقتضی ہیں۔ کہ قایمقامی کے اصول کی گورنمنٹ کو عملی صورت میں جاری کیا جاوے چونکہ روس اور انگلستان کے مالی فوائد خطرہ میں ہیں اسلئے یہ دونوں سلطنتیں اس مسئلہ پر خط و کتابت کر رہی ہیں کہ ایران کو صلاح و مشورہ دیں۔ اسی قسم کا اعلان قسطنطنیہ سے بھی جاری ہوا ہے۔ لیکن اس میں نقطہ گورنمنٹ کے پہلے ریپرزنٹیٹو ورج نہیں ہے۔

برما سے کلکتہ کو چاول کثرت سے آرہا ہے اور صوبجات متحدہ کو بھیجا جاتا ہے تین ہزار ٹن سے لیکر ہم ہزار ٹن تک بوجھ اُٹھانے والے جہاز ہفتہ وار پہونچتے رہے ہیں۔ اور کچھ زائد جہاز جوان سے بھی بڑے ہیں ایک مہینہ تک پہونچنے والے ہیں۔

میسور کی ایک کان میں آگ کا حادثہ ہوجانے سے ایک اطالین ۲ انگریز اور تین آدمین جانیں ہلاک ہوئیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا یہ کوشش کر رہی تھی کہ انڈیا اور اضلاع متحدہ امریکہ کے درمیان ایک آنہ والے خط کی آمد و رفت کا سلسلہ کھولے کیونکہ آجکل دو ہائی آنہ کے ٹکٹ ایک لفافہ پر لگائے جاتے ہیں۔ تب وہ انڈیا سے امریکہ جاتا ہے۔ لیکن امریکن پوسٹ ماسٹر جنرل نے گورنمنٹ انڈیا کی اس تجویز کو منظور نہیں کیا ✤



اشتہارات

کولاٹانک

کولا طاقت بڑھاتا ہے۔ زیادہ فکر و محنت غم و بیماری خواہ شب بیداری کی وجہ سے بدن کمزور ہو گیا ہو تو کولا استعمال کرو اس سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کولا دم کو بڑھاتا ہے اسلئے گھوڑ سواری پہاڑ پر چڑھائی۔ کثرت ناچ کھانسی بخار اور دمہ وغیرہ کا مریض میں پینے کو دیا جاوے دم جلدی نہیں گھٹیگا۔ بول چال دھڑکن اور کلیجے کی کمزوری میں جہاں ستوڑے چلنے خواہ کسی اور وجہ سے رات کو جاگنا پڑتا ہے انکو کولا پینا چاہئے اس سے رات کو جاگنے کی حرارت اور کمزوری نہیں ہوتی کولا شراب چھوڑانے کی دوا ہے شراب کے عیبوں کو دور کرنے میں کولا اکسیر ہے اگر شراب زیادہ پی ہو تو ایک خوراک دو پوری خوراک کولے کی پی کر سو جاؤ نیند اچھی آجاویگی جاگنے پر طبیعت فرحت بخش سر کا درد جگر طبیعت کی سستی پھرتی کا بھاری پن آنکھوں کی سرخی مزاج کی گرمی ایک دم میں مٹ جاتی ہے کچھ دنوں تک کولا کے استعمال سے شراب سے نفرت ہو جاتی ہے شراب کی خرابی کا علاج طبیعت اور بدن کی کمزوری نہیں رہتی ہے حقیقت میں شراب چھوڑانے کی عمدہ دوا ہے کوئے کے سہارے سے افیون بھی چھوٹ جاتی ہے کولا پیو اور افیون کی مقدار کم کرتے جاؤ کچھ دنوں میں بغیر کسی قسم کی تکلیف کوئی چنڈو وغیرہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے اور ان چیزوں سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ ۲۴ ہ خوراک کی ایک شیشی قیمت عہ ڈاک محصول ۸ر

المشتھر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفت انعام۔ نور افشاں کے ہر ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجینگے تو گنجینۂ اسلام۔ یا ستیارتھ پرکاش درپن یا موازنۂ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے۔ مینیجر نور افشاں۔

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اب تک اس فنڈ نے ۔ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو۔ اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۲۰ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر

ہو سکتا ہے +

رپورٹ نے پراسپکٹس اُردو انگریزی، میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۸ سہ مع محصول ۱۲ھ قیمت ہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ۔ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دو من اُردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد۔ بھیجی جانی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری فرینک ایشکرافٹ ایم اے دو ماہی پرچہ ہے۔ سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کیجاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔ ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے۔ قیمت ۲ر سالانہ مع محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان پنجاب ۔ ۔ ۔ ۔ عہ ۔ ۔ ۔ عہ۸ر

غیر ملک سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہر	ہرے	ے
چوتھائی کالم	ہرے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ عہ
پورا کالم	عہ	مہ عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کیلئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح ۔ خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ ۔ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں لعہ ۔ ۳ یا زیادہ ۔ للعہ

کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کو ٹول و کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجے کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا العہ سے مارچ ۱۹۰۹ء تک گرد کو ٹول فی عہ ۔ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت فرماویں ۔+

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و دیسی ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عا دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ سرمئی تولہ ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھیں ناکارہ ہوگئی تھیں بہت فائدہ ہوا۔ یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔

راقم مہاراجہ بہادر جگت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تملکوہی گورکھپور۔

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو پروفیسر میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا۔ جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ادا ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم پنڈت گنگارام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر مخصوص نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔

۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھندلے کیلئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاصکر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا۔

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ وائیسر میڈیکل جنرل آگرہ۔

۴۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے۔ تیسرے دن فائدہ معلوم ہوجاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کیلئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست مجھگاوان اودھ

۵۔ جناب تسلیم نیاز چونکہ آپ کا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اس واسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج کر مشکور فرماویں۔

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ وہاوا شیو علاقہ حیدرآباد دکن۔

پانچسو روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچسو روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ای ایم ویری صاحب ایم ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کیلئے لودیانہ مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام والٹی پاؤرس چھپا اور شائع ہوا۔